اشکِ سحرگاہی



سیّد آلِ اظہر آنِس

اشکِ سحر گاہی

سید آلِ اطہر آنس

فانوس پبلی کیشنز
راول پنڈی، پاکستان

کتاب: اشکِ سحر گاہی

شاعر: سید آلِ اظہر آنس

الیف۔ جی۔ سرسید کالج، دی مال، راول پنڈی

0333-5725100

مطبع: الحرمین پرنٹرز، 54/62 بینک روڈ، صدر، راول پنڈی

فون: 92-51-5510182

فیکس: 92-51-5510185

ناشر: جمیل النبی ناصر

فانوس پبلی کیشنز، 54/62 بینک روڈ، صدر، راول پنڈی

اشاعت: اکتوبر ۲۰۰۶

تعداد: 500

سرورق: جمیل ناصر لودھی

کمپوزنگ: نذیر احمد

0334-5096186

قیمت: 110 روپے

ISBN 969-8300-08-2

کتاب ملنے کا پتہ

فانوس پبلی کیشنز

54/62 بینک روڈ

صدر، راول پنڈی

فون: 0185 551 51-92+

اشرف بک ایجنسی

کمیٹی چوک، راول پنڈی

فون: 1610 553 51-92+

2306 577 51-92+

فیکس: 4682 577 51 92+

بحضور شیخ المشائخ

حضرت دیوان سید آلِ رسول علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین

سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ اجمیر شریف

فہرست

منقبت

عرضِ حال

ایک ایسے مذہبی ماحول میں آنکھ کھولی جہاں میلا دالنبی ﷺ اور اولیائے کرام کے اعراس بڑی دھوم دھام سے منائے جاتے ہیں صرف سادات گھرانا ہی نہیں بلکہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم المرتبت ہستی کی صلبی اولاد ہونے کے ناطے گھرانے کا تقدس مزید بڑھ گیا۔نور علی نور کہیے کہ ادبی ذوق پروان چڑھانے کے لئے بھی گھر کی چار دیواری میں کافی مواقع تھے۔قبلہ دادا جان حضرت دیوان سید آلِ رسول علی خاں سجادہ نشین اجمیر شریف علماء،ادباء اور شعراء کے بہت قدر دان تھے۔

قسمت نے یاوری کی شعر فہمی کے ساتھ ساتھ شعر گوئی کی طرف رغبت ہوئی تو ابتدائی طور پر دادا جان (اباجی) سے اصلاح لی ایک روز اس صورت سند سرفرازی عطا فرمائی کہ ''اب تمہیں اصلاح کی حاجت نہیں ہے۔ اب تو وقت کے ساتھ ساتھ کلام میں انشاء اللہ پختگی آتی جائے گی۔''

مذکورہ بالا ماحول نے نعت اور منقبت کی طرف مائل کیا۔یہ سفر لگ بھگ پینتیس سال سے جاری ہے۔اس دوران بہت کچھ لکھا،لیکن خود مطمئن نہیں تھا۔دوست احباب اور بزرگوں کے بار بار اصرار پر اَب کتاب مرتب کرنے جارہا ہوں۔امید ہے اس مجموعہ کو اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی جناب سے تھوڑا سا بھی درجۂ قبولیت مل گیا تو آخرت منور ہوجائے گی۔

بجا کہا گیا ہے کہ نعت گوئی،تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔لیکن یہ بھی بالکل سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو وہ عظیم شان سرفرازی اور محبوبیت عطا

فرمائی ہے کہ بڑے سے بڑے نعت گو کو اس بلندی و عظمت کا ادراک نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کا عقیدہ رکھے بغیر ایمان سلامت رہنا ناممکن ہے۔

مجھے یہ خطرہ کم کم ہی نظر آتا ہے کہ کوئی نعت گو حضورِ صاحب لولاک ﷺ کی وہ توصیف بیان کرے گا کہ آپ کا حق بڑھا کر شانِ الوہیت تک پہنچا دے گا۔ البتہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا قلم آپ کی شان میں کسی بھی طرح ایسی کمی نہ کر بیٹھے جو خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا سبب بنے اور اعمال اکارت جائیں۔

بخدا دیوانہ باشد با محمد ﷺ ہوشیار

پر عامل رہ کر پھر بھی عافیت نظر آتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ اتنے دیوانے نہ بنو کہ توہینِ خداوندی کے مرتکب ہو جاؤ اور نہ ہی اتنے ہوشیار بنو کہ نبی کریم ﷺ کو عام انسانوں جیسا سمجھ لو۔ دراصل

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر

کا ایمان رکھے بغیر نعت گوئی کی جسارت کرنا خالی از خطر نہیں ہے۔

قارئین باتمکین! میری کہی ہوئی نعتوں میں دربارِ رسول ﷺ پر حاضری کی تڑپ نمایاں محسوس ہو گی۔ لیکن اس تڑپ نے ابھی تک شرفِ قبولیت نہیں پایا۔ میرے حق میں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے سبز گنبد کی چھاؤں نصیب کرے!

ڈاکٹر سید آلِ اظہر آنس

صدر شعبۂ اردو

ایف۔جی۔ سر سید کالج، راول پنڈی

آہ ! ہم پر حکم اکثر چلتا ہے شیطان کا
واہ ! پھر بھی ہم پہ قائم فضل ہے رحمان کا

اس کا ہر اک حکم اس کی ہم پہ رحمت کا امیں
کاش رکھتے پاس اس کی منشاء و فرمان کا

تھا خسارے میں یہ انساں پھر بھی نائب کر دیا
شکر کس طرح سے کیجیے رب کے اس احسان کا

ہم کہاں تھے ایسے دانا رکھتے اس کی معرفت
پاک نبیوں نے سکھایا ہے پتہ رحمان کا

یہ زباں یہ عقل اور یہ شکل و صورت مرحبا
رب کی قدرت کا ہے شاہد خلق خود انسان کا

در حقیقت رب نے اپنی ذات کا عرفان دیا
جس کو ہم کہتے ہیں اکثر معجزہ قرآن کا

سبز پتوں پر درختوں کے نظر کر غور سے
ان میں ہر پتا پتہ دیتا ہے رب کی شان کا

ہے اللہ جمیل اور پسند ہے جمال
ہر اِک شے میں حاصل ہے اُس کو کمال

قوی اور قادر و قیوم ہے
نہیں اُس کی قوت کو ہرگز زوال

وہ شاہ ہو گدا یا بُرا یا بھلا
ہر اِک کا غرض ہے اُسی سے سوال

رحیمی کریمی میں یکتا ہے وہ
سو بے شک اُسی کو ہے زیبا جلال

مُسلماں ہیں آنس فرائض سے غافل
ہے اِس بات کا مجھ کو بے حد ملال

ترے حسن کی حقیقت، مرے فہم سے ہے بالا
ترے حسن کا بیاں ہے، مرے فہم کے مطابق

تو کمالِ آدمیت، تو حبیب ربِ عالم
مجھے عشق کا گماں ہے، مرے فہم کے مطابق

ترا دیں سلامتی ہے، تو ہے رحمتِ دو عالم
ترا نام بھی اماں ہے، مرے فہم کے مطابق

تو عیاں ہے پر نہاں ہے، تو نہاں ہے پر عیاں ہے
یہی حد عارفاں ہے، مرے فہم کے مطابق

تو محمد ﷺ اور احمد ﷺ، تو مزمل ﷺ اور مدثر ﷺ
یہ ثناء تو ترجماں ہے، مرے فہم کے مطابق

ترے وصف اور آنس، یہ کبھی نہیں ہے ممکن
مرا نطق اور بیاں ہے، مرے فہم کے مطابق

نہ ہی دنیا چاہیے اور نہ ہی مایا چاہیے
مجھ کو آقا ﷺ کی سیاہ زلفوں کا سایا چاہیے

ان کے در سے کچھ اگر زائر کو لانا ہے ضرور
بس دوبارہ حاضری کا شوق لایا چاہیے

ان کے قدموں میں رہوں گا یا فدا کر دوں گا جاں
اس ارادے سے ہی ان کے در پر جایا چاہیے

خلقِ اطہر سے جہاں میں زندگی کرنے کا ڈھنگ
پہلے سیکھا چاہیے اور پھر سکھایا چاہیے

جان و مال اولاد اور ماں باپ ہوں ان پر فدا
ان کو اپنے دل میں اس طرح بسایا چاہیے

سلام ختمِ رُسل آخر الزماں ﷺ کے لیے
ہوئے جو باعثِ تخلیق کل جہاں کے لیے

زہے نصیب جو طیبہ کی حاضری پائیں
زہے نصیب یہ سچی تڑپ وہاں کے لیے

وہ شان ہے مرے آقا ﷺ کی کوئی کیا جانے
رسائی تک نہیں ممکن وہاں گماں کے لیے

غموں کی رات ہو کتنی سیاہ چھٹ جائے
درود بھیجیے دائم شہ شہاں کے لیے

یہ کیمیا ہے، یہ اکسیر ہے یہ آبِ حیات
عظیم نسخہ ہے شیرینیِ زباں کے لیے

کرم کریں گے وہ آنسؐ پہ بھی یقیں ہے، مجھے
بلاوہ بھیجیں گے اک دن وہ خستہ جاں کے لیے

تیرے ہوتے جنم نہ لے پایا
واہ پھر بھی میں تیرا کہلایا

زہے قسمت کہ تجھ کو دیکھے بنا
تجھ پہ ایمان پھر بھی لے آیا

لذت وصل پائی اگلوں نے
درد فرقت مرے نصیب آیا

شرط اخلاص ہے اگر دیکھیں
چاہنے والوں نے ہے تجھے پایا

رحمت عالمین زندہ ہیں
ہے بزرگوں نے یہ ہی سمجھایا

آشکِ سحر گاہی

ہے مدینہ ترا دیار اب بھی
ابر رحمت کا اب بھی ہے چھایا

مانگا جس جس نے بھی وہاں جا کر
وہ مرادوں سے جھولی بھر لایا

تیری الفت کا جام پی پی کر
کتنے ولیوں نے رتبہ ہے پایا

کوئی داتا ہوا کوئی خواجہ
کوئی گنج شکر ہے کہلایا

اب بھی ذروں میں ہے چمک تیری
گل ترے حسن سے ہے شرمایا

شہر طیبہ میں جا کے الفت سے
ورق ماضی کا جس نے الٹایا

گہ منبر پہ گہ گلیوں میں
چلتے پھرتے ہوئے تجھے پایا

کیوں نہ تیری ثناء کرے آنس
جس کا کھایا ہے اس کا ہے گایا

رات میں دنیاؤما فیہا سے ہو کر بے غم
کبھی تاروں میں کبھی چاند میں گم تھا پیہم

کہ یکایک مجھے آئی وہ صدائے مبہم
جس کا سننا تھا کہ میں ہو گیا اک دم خرم

دیکھتا کیا ہوں کہ موجود ہیں شاہ عالم
جن کے آتے ہی شروع ہو گئے احسان کرم

کرتا آنسؔ ہے ثناء شاہ کی اپنے ہر دم
شاہ وہ شاہ کہ جس شاہ کی عظمت محکم

(مختصر ترین نعتیہ قصیدہ)

یہاں کچھ نہ تھا اور وہاں کچھ نہ تھا
یہاں اور وہاں کا تصور نہ تھا
مکیں بھی نہ تھا اور مکاں بھی نہ تھا
زماں اور مکاں کا تصور نہ تھا
یہ سورج نہ تھا چاند تارے نہ تھے
یہ ظلمت کے پیچھے اجالا نہ تھا
زمیں بھی نہ تھی آسماں بھی نہ تھا
نہ پیدا ہوئے تھے ابھی شش جہات
نہ تھی آبشاریں نہ کوہ و دمن
نہ تھے ابر و باراں نہ تھی یہ فضا
نہ صحرا نہ گلشن نہ پھل پھول تھے
شجر اور حجر اور ہوائیں نہ تھیں

چرند اور پرند اور درندے نہ تھے
یہ سردی یہ گرمی بہاریں نہ تھیں
بہار و خزاں کا تصور نہ تھا
یہ جنت یہ دوزخ فرشتے نہ تھے
نہ حوریں تھیں پیدا نہ غلمان تھے
فرشتوں کا استاد شیطاں نہ تھا
یہ دنیا یہ عقبیٰ یہ برزخ نہ تھا
فنا اور بقا کا تصور نہ تھا
یہ نیکی بدی کا تصور نہ تھا
نہ دیوانگی تھی نہ فرزانگی
یقیں بھی نہ تھا اور گماں بھی نہ تھا
اس عالم میں جب حق کا عرفاں نہ تھا
جو تھا تو فقط ایک اللہ تھا
سو اللہ نے اک نور پیدا کیا

یہی نور تھا نورِ خیرالبشر
بجز اس کے کچھ بھی فروزاں نہ تھا
یہی نور تھا جس کے صدقہ سجی
حسیں خوبصورت یہ کُل کاینات
تھا آدم سے اللہ نے خود ہی کہا
قسم اپنی عزت کی کھاتا ہوں میں
محمد ﷺ کو پیدا نہ کرتا اگر
نہ کرتا میں تخلیق یہ کاینات
یہی نور ہے روحِ ارض و سماء
حبیبِ خدا میں یہی نور ہے

گر صدقِ دل سے زاری ہو جینے کا مزہ ہی آجائے
یہ دل جو رِیا سے عاری ہو جینے کا مزہ ہی آجائے

سینے کی تڑپ چہرے سے عیاں اور حال پریشان ظاہر ہو
پھر اشک ندامت جاری ہو جینے کا مزہ ہی آجائے

اِنساں خلوص و الفت سے دُنیا میں جو عزت پاتا ہے
سب نام پہ اُن کے واری ہو جینے کا مزہ ہی آجائے

بسمل کی طرح میں تڑپا کروں جب نام محمد ﷺ سُن پاؤں
اور اپنی ہی دُھن میں قاری ہو جینے کا مزہ ہی آجائے

جب دشمنِ دیں سے سابقہ ہو اُس وقت یہ میری حالت ہو
اِک کیف کا عالم طاری ہو جینے کا مزہ ہی آجائے

پلکوں سے صفائی کرتا ہوا جب پہنچے آنِسؔ طیبہ کو
ہر گام پہ شکرِ باری ہو جینے کا مزہ ہی آجائے

انکساری سے کام لینا ہے
عجز سے اُن کا نام لینا ہے

چُومنا جالیوں کو رو رو کر
روضۂ قُدس تھام لینا ہے

وہاں سجدے کی ہے عجب لذت
یہ مزا صبح و شام لینا ہے

کچھ نہ سننا ہے واعظوں کا کہا
کب گُناہ دِل کو تھام لینا ہے

بعد منت کے پوچھنا اُن سے
اُمتی کا سلام لینا ہے

گر نہ آئے جواب رَو دینا
پھر تو اشکوں سے کام لینا ہے

جب ترا دِل بھر آئے گا آنسؔ
خود کہیں گے پیام لینا ہے

گنہگار ہُوں مشکلوں میں گھرا ہوں
برائے کرم ہو کرم میرے آقا ﷺ

ہیں سب کے لیے آپ رحمت سراپا
ہمارا بھی رکھ لیں بھرم میرے آقا ﷺ

ہے فردِ عمل کیا دِکھانے کے قابل
یہ سوچ سے آئے شرم میرے آقا ﷺ

یہ دِل کو لگی ہے کہ عاصی کا تم پر
ہو قربان دین و دھرم میرے آقا ﷺ

اسی آس پر جی رہا ہے یہ آنِسؔ
کرم ہیں رکھیں بھرم میرے آقا ﷺ

محمد ﷺ کی غلامی میں ہے پنہاں جگ کی سرداری
مسلماں ہوگیا جب سے اُس اک احساس سے عاری

کدھر جائیں کسے پکڑیں کسے جانیں یہ مخلص ہے
دلوں پر اَب مسلماں کے یہی خلجاں ہے طاری

جسے جانا یہ مخلص ہے جسے ہمدم سمجھ بیٹھے
اُسی نے تاک کر موقع ہمیں دی ضرب اِک کاری

ارے ناداں! اگر اَب بھی محمد ﷺ کی محبت کا
ترے سینے میں دھڑکن میں لبوں پہ نغمہ ہو جاری

یہ عرش و فرش یہ کرسی سبھی تابع ترے ہوں گے
یقین محکم ہے مٹ جائیں گی آنسؔ کلفتیں ساری

بے شبہ ہیں آپ ہی فخرِ رُسل
کل جہاں میں آپ ہیں دانائے کُل
جس کی ہو تخلیق پر خالق کو ناز
دو جہاں میں آپ ہیں بے شک وہ گُل
السلام اے لائق صد احترام
السلام اے ہادی و خیر الانام

وہ نمونہ بن کے آئے دہر میں
کوئی بھی ہمسر نہیں ہے مہر میں
آپ کی گفتار میں ہے وہ اثر
کیا ہی جادو ہو گا ایسا سحر میں
السلام اے لائقِ صد احترام
السلام اے ہادی و خیر الانام

کُفر اور الحاد باطل کر دیا
اعلیٰ ظرفی سے تھا گھائل کر دیا
آپ کو اللہ نے طاقت وہ دی
مشرکیں کو حق پہ مائل کر دیا
السلام اے لائقِ صد احترام
السلام اے ہادی و خیر الانام

ہر طرف پھیلی ہوئی تھی گمرہی
نیک کاموں سے تھا ہر دامن تہی
ایسے عالم میں شفیع المذنبیں
آپ پر اللہ کی آئی وحی
السلام اے لائقِ صد احترام
السلام اے ہادی و خیر الانام

ہے عقیدہ شافع محشر ہیں آپ
رَب نے بخشا مالکِ کوثر ہیں آپ

آپ ہی ڈالیں عنایت کی نظر
انبیاء میں سب ہی سے برتر ہیں آپ
السلام اے لائقِ صد احترام
السلام اے ہادیِ و خیر الانام

شک میں ہو کس طرح سے اُن کی حیات
جن کے باعث کی مرتب کاینات
ایک آنس ہی نہیں اُن کا غلام
اُن کے تو زیرِ نگیں ہیں شش جہات
السلام اے لائقِ صد احترام
السلام اے ہادی و خیر الانام

فرمانِ الٰہی ہے یکسر سمو جو آپ کی صورت میں آیا
رحمٰن کی رحمت کا ہے جلو سو آپ کی صورت میں آیا

جب چاہا کہ اپنے بندوں پر انعام کی بارش کر ڈالے
بھرنے کو ہماری جھولی کو وہ آپ کی صورت میں آیا

انسان کے بَس سے باہر تھا اللہ کو دیکھے آنکھوں سے
مقصود تھا پَر تو دِکھلانا تو آپ کی صورت میں آیا

مانو کہ وہ رب العزت ہے اور جسم سے جاں سے پاک ہے وہ
اللہ کا ہے پیغامِ جلی سو آپ کی صورت میں آیا

پہچاننے والے جان گئے تھی جن پہ عنایت مولا کی
اوصاف ہمیں دکھلانے کو وہ آپ کی صورت میں آیا

گورے کی فضیلت کالے پر اس فرق کو باطل کرنے کو
اے رحمتِ عالم اُس کا کرم لو آپ کی صورت میں آیا

اِس جسم پہ جاں پہ آنسؔ پہ اللہ کے ہیں احسان بہت
پر اُس احسان کا کیا کہنا جو آپ کی صورت میں آیا

کون اس جگ میں ہے آپ جیسا بشر
سدرۃ المنتہٰی آپ کی رہ گذر

آپ اول میں ظاہر میں مختار ہیں
کون ہے دوسرا آپ سا رہبر

آپ ایسے منور ہیں آقا ﷺ مرے
آپ کے سامنے ہیچ شمس و قمر

سب ہی ممنونِ احسان ہیں آپ کے
کیا بشر کیا حجر کیا ثمر کیا شجر

کود پڑتا ہے نمرود کی آگ میں
آپ کا عشق ہر دور میں بے خطر

ہم گنہگاروں کو ہو گی ابر کرم
نفسی نفسی کے دن آپ کی اِک نظر

ہے یقین روزِ محشر کو آنسؔ کو بھی
اپنی فردوس سے آپ دیں گے ثمر

یا محمد ﷺ دست گیری آپ کی درکار ہے
بالیقیں بعد از خدا بس آپ کی سرکار ہے

الفتِ دنیا ہے میرے قلب میں کیوں جاگزیں
ہو مدد کس مرض سے یہ اُمتی دو چار ہے

وہ قوی ہے بالیقین وہ ہے قوی
یا نبی اللہ ﷺ جو بھی آپ کا بیمار ہے

جانتے ہیں کس قدر محنت سے بستا ہے مگر
آپ کے قدموں میں قرباں میرا سب گھر بار ہے

بے کسوں آفت نصیبوں غم نہ کرنا حشر میں
میرا مولا بے کسوں کا آخری غم خوار ہے

عاجزانہ بھیجتا ہوں جس کی خدمت میں سلام
بے گماں انوارِ حق کا آخری شاہ کار ہے

اب نہیں غم مجھ کو دنیا کے مصائب کا ذرا
اب تو دِلِ آنسؔ کا اُن کے عشق میں سرشار ہے

وہ ایسے امتِ عاصی کے غمگسار بنے
سلام کہنے کو دائم وہاں قطار بنے

یہ پھول پھل یہ ہوائیں عطا ہیں سب اُن کی
حضورﷺ رحمتِ حق دست کرد گار بنے

جہاں میں جہل تھا چھایا خزاں تھی مکہ میں
عرب حضورﷺ کی آمد سے پُر بہار بنے

سبق اُس اعلیٰ مساوات کا دیا ہم کو
غلام آقاﷺ کی ہمراہی میں سوار بنے

گناہ کرنے سے مٹتی تھی پہلے قوم کی قوم
مگر حضورﷺ ہمارے لیے حصار بنے

انہوں نے دودھ بھی دوہا سیے ہیں جوتے بھی
کہ پیشہ کوئی نہ تذلیل کا شکار بنے

جو روزِ حشر چُھپا لیں گے اپنے دامن میں
کیوں اس کریم کا آنِسؔ نہ جانثار بنے

اُن کا ہی عشق ہے مرا سامانِ زندگی
اُن کی ہی جستجو مرا ارمانِ زندگی

اُن کی طلب میں مجھ کو گوارا ہیں روز و شب
ورنہ قبول کب تھا یہ احسانِ زندگی

اپنا حبیب ان کو رکھا ذوالجلال نے
اُن کا ہر اک عمل ہوا فرمانِ زندگی

وہ خَلق میں عظیم وہ ہیں خُلق میں عظیم
ان کی ہر اک ادا ہوئی پہچانِ زندگی

ایسے رکوع سجود سکھائے خُدا گواہ
اِس بندگی میں ہم کو ملی شانِ زندگی

صُحبت میں اُن کی سارے صحابہؓ چمک گئے
اُن کے وصال ہی میں ہے عرفانِ زندگی

آنِسؔ کو بھی حضور میں بلوائیں گے حضورﷺ
اِس آرزو میں باندھا ہے پیمانِ زندگی

حضور ﷺ میرے حضور ﷺ تو بس حضور ﷺ ہی ہیں حضورِ اکرم ﷺ
کرم کریں گے کرم سراپا مجھے شاہانِ جہاں کا کیا غم

نہ زر کا طالب نہ جاہ کی چاہ فقط عنایت یہ مجھ پہ کیجے
نگاہِ لطف و کرم ہو مجھ پر ہو غنچۂ دل چٹک کے خرم

بشیر ہیں وہ نذیر ہیں وہ بشر ثنا کیا کرے گا اُن کی
ہے نامِ نامی محمد ﷺ اُن کا وہ ہیں مکرم وہ ہیں معظم

ہوں سخت عاصی خطا کا پتلا نہیں ہوں میں امتحاں کے قابل
بلائیں طیبہ دکھائیں جلوہ تڑپ رہا ہوں ہے چشم پرنم

ابھی اسی دَم اے کاش آقا ﷺ بلا لیں آنسؔ کو اپنے در پر
نہیں ہے کچھ بھی بعید اُن سے ہیں میرے آقا ﷺ کرم مجسم

شیطان کے چنگل سے اماں ڈھونڈ رہا ہوں
محبوب کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہوں

دل پہنچا ہے سرکار کے قدموں میں مدینہ
میں عقل کا مارا ہوں یہاں ڈھونڈ رہا ہوں

بوبکرؓ و عمرؓ سے ہوئے جس دور کے اَنجم
وہ نور سے معمور جہاں ڈھونڈ رہا ہوں

کردار کی مشعل تھے یا عثمانؓ و علیؓ تھے
اسلام کی وہ روحِ رواں ڈھونڈ رہا ہوں

جس عشق سے سرشار تھے اجداد ہمارے
واللہ وہی عشقِ نہاں ڈھونڈ رہا ہوں

جِس دور میں کردار تھا اخلاص تھا جادہ
اُس دَور کے کُل پیر و جواں ڈھونڈ رہا ہوں

ہو اُنس مسلماں میں مسلمان ہو آنِس
تاثیر سے پُر ایسی زباں ڈھونڈ رہا ہوں

نگاہوں میں روضہ تصور میں جلوہ اور ہاتھوں میں ہو اُن کے روضہ کی جالی
رواں ہو ندامت کے اشکوں کا دریا تو مِٹ جائے دل کی مرے خشک سالی

غلاموں کے چرچے رہیں رہتی دنیا یہ ہے شاہِ طیبہ کی شاہی کا صدقہ
عرب اور عجم کی فضا میں رہے گی ابد تک صدائے اذانِ بلالی

یہاں کے گدا بھی ہیں تقدیر والے یہاں پر ملے ہے مرادوں سے زیادہ
بڑھے اُس کی توقیر شاہوں سے زیادہ جو بن جائے آقا ﷺ کے دَر کا سوالی

یہ رُتبہ ہے ایسا نہ پائے گا کوئی ہو اب چاہے کتنا بڑا قطب دوراں
صحابہؓ نے آقا ﷺ کا دیدار کر کے کلاہِ غلامی وہ سر پہ سجالی

جو سونگھو کبھی کوئی خوشبو بھلی سی تو بھیجو درودوں کا تحفہ نبی ﷺ پہ
گلستاں کی ہر پھول پتی سے آنسؔ عیاں ہے محمد ﷺ کی شانِ جمالی

زمیں پر ہے چھایا نظام محمد ﷺ
بہت پُر کشش ہے پیام محمد ﷺ

کلام محمد ﷺ ہے جام محمد ﷺ
پلاؤ ہر ایک کو بنامِ محمد ﷺ

بدوں کو بھی چاہا زنامِ محمد ﷺ
خدا کو ہے بھایا غلامِ محمد ﷺ

ہے شایانِ شان اور رُتبہ کے لائق
خدا کا سلام آیا نامِ محمد ﷺ

ادا شکر اُس کا میں کیا کر سکوں گا
چلایا ہے جس نے نظامِ محمد ﷺ

جو چاہتے ہو آنِس بنو تم بھی انساں
تو بَن جاؤ سچے غُلامِ محمد ﷺ

ہم گناہگاروں کی ہے اُن پر نظر
منبعِ جود و سخا ہے جن کا در

ہر طرف ہے نفسی نفسی آج کل
یا شہِ ارض و سما جائیں کدھر

یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اِرْحَمْلَنَا
دیکھتے ہیں آپ کو با چشمِ تر

آپ بلوائیں مجھے آقا ﷺ اگر
آپ کے قدموں میں واروں اپنا سر

بچنا مشکل ہوگا اپنا حشر میں
آپ نے نگاہ نہ فرمائی اگر

مجھ پہ بھی لطف و کرم فرمایئے
آپ کی اُمت میں ہے آلِ اظہر

ہے یقین سب کام بن جائیں مرے
نعت میں حسّانؓ کو ہو گر اثر

ہے دعا یہ زندگی آنسؔ مری
آپ کی منشا کے تابع ہو بسر

اُمّی ہیں مگر وہ صلیِ علیٰ
اِنساں کو بلاغت دیتے ہیں

بشیر و مبشر ہیں آقاﷺ
جنت کی بشارت دیتے ہیں

احمدﷺ ہیں محمدﷺ اور حامدﷺ
محشر میں شفاعت دیتے ہیں

وہ طاہر مطہر اطہر ہیں
پاکیزہ وہ عادت دیتے ہیں

آقاﷺ ہیں مرے سراج مُنیر
دُنیا کو ہدایت دیتے ہیں

یٰسٓ بھی ہیں اور طٰہٰ بھی
قرآں کی وضاحت دیتے ہیں

وہ شاہد ہیں مشہود بھی ہیں
وہ حق کی شہادت دیتے ہیں

ہے کون سا ایسا صادق امیں
دشمن بھی امانت دیتے ہیں

مُجیب و نجیب ہیں نام اُن کے
وہ درسِ شرافت دیتے ہیں

حبیبِ خُدا ہیں اُمّت کے
ولیوں کو ولایت دیتے ہیں

مُختار ہیں ہم کو کھوئی ہوئی
اللہ کی نیابت دیتے ہیں

وہ اول و آخر سید ہیں
کیا اعلیٰ قیادت دیتے ہیں

ہیں ایسے کریم کہ آنِسّ کو
انعامِ سیادت دیتے ہیں

ان کی بخشش پہ قربان صلی علیٰ
وہ گداؤں کو کرتے ہیں شاہی عطا

بادشاہت دو عالم کی ان کو ملی
شاہ بن کے رہیں اُن کے دَر کے گدا

اُن کے ادنا اشارے کا محتاج ہوں
خود خُدا کو ہے مطلوب جن کی رضا

روزِ محشر جہاں ہم کو ٹھنڈک ملے
آپ کا ایسا دامن ہے یا مصطفٰےؐ

ان کی تعریف جو صدقِ دل سے کرے
بخش دیتے ہیں اُس کو وہ اپنی ردا

دل کو ٹھنڈک ملے اور آرام جاں
کر دو جاں بھی غلاموں پہ ان کے فدا

کیا بیاں ہو سکے ان کا جود و سخا
جن کی اُمت میں آئمہ ہوں مشکل کشا

ظاہر میں اوجھل باطن میں ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم
آپ ہیں بے شک حاضر و ناظر صلی اللہ علیہ وسلم

ہم کیوں رہیں یہ کہنے سے قاصر صلی اللہ علیہ وسلم
کہتا ہے جب ہر چیز کا قادر صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں ایسے رحمتِ عالم قرآں ہے پورا خلق مجسم
مدحت کرے کیا آپ کی شاعر صلی اللہ علیہ وسلم

ڈوب رہا ہوں آقا ﷺ میرے ڈوبتی کشتی پار لگا دیں
کون ہے جگ میں آپ سا ناصر صلی اللہ علیہ وسلم

لاکھ دُعاؤں کی یہ دُعا ہے سرورِ عالم ؐ سُن لیں خدارا
آنِسؔ بھی ہو دربار میں حاضر صلی اللہ علیہ وسلم

ارے ناداں! کہاں ممکن ہے دُھندلانا محمدﷺ کا
ہے خود خالق نے چاہا نام چمکانا محمدﷺ کا

خُدا کی عین مرضی تھے قدم اُن کے زباں ان کی
خدا کا تھا کسی کو راہ پہ لانا محمدﷺ کا

بتوں کی چھوڑ دو پوجا خدا کو لَمْ یَلِدْ مانو
شریک اُس کا نہیں کوئی تھا فرمانا محمدﷺ کا

کدورت عام تھی اور جہل تھا چھایا ہوا ہر سو
محبت عام فرما دی یہ تھا آنا محمدﷺ کا

کوئی سمجھے تو قسمت ہے نہ سمجھے اس کی قسمت ہے
خُدا کی شان تھا بس کام سمجھانا محمدﷺ کا

اُسے کونین کی دولت میسر آ گئی واللہ
حضورِ دل سے جس نے بھی کہا مانا محمد ﷺ کا

حبیبِ کبریا ہیں وہ شبِ اسریٰ کے دولہا ہیں
بڑی قسمت ہے آنسؔ بندہ کہلانا محمد ﷺ کا

شہنشاہِ کون و مکاں ہیں محمد ﷺ
بشر ہیں بشر ہی کہاں ہیں محمد ﷺ

ہیں موجود اب بھی ابد تک رہیں گے
فقط اب نظر سے نہاں ہیں محمد ﷺ

یہ دنیا یونہی تو نہیں چل رہی ہے
دو عالم کی روحِ رواں ہیں محمد ﷺ

وجود مقدس ہے رحمت ہر اک کو
یہ کیوں کر کہوں کب کہاں ہیں محمد ﷺ

یہی اک دُعا ہے کہ طیبہ کو پہنچوں
کہ جنت وہی ہے جہاں ہیں محمد ﷺ

دو عالم منور ہیں ان کی ضیاء سے
مدینہ میں یوں ضوفشاں ہیں محمد ﷺ

نہیں مٹ سکے گا کبھی نام اُس کا
جسے روح و دِل جسم و جاں ہیں محمد ﷺ

بہت خُلق والے ہیں دیکھے جہاں میں
مگر خُلق میں بے کراں ہیں محمد ﷺ

نہیں خوف مجھ کو جہاں میں کسی کا
کہ آنِسؔ کو حفظِ واماں ہیں محمد ﷺ

قدم قدم پہ یہ دنیا ملال دے ساقی
مرے خیالوں سے دنیا نکال دے ساقی

جہاں کے جاہ و جواہر ہوں ہیچ نظروں میں
تو اپنی نظرِ عنایت جو ڈال دے ساقی

کرے تمام تقاضوں کو عشق کے پورا
مری زبان کو ایسا سوال دے ساقی

تمام عمر گزر جائے تیری چوکھٹ پہ
سیاہ نصیب کو ایسا اُجال دے ساقی

مرا ضمیر بھی جاگے ہو مرا دل روشن
عطائے خاص سے ایسا جمال دے ساقی

بڑی اُمید لیے نعت کہتا ہوں تیری
تو اپنے در سے نہ یوں مجھ کو ٹال دے ساقی

رہے نگاہوں میں ہردم یہ گنبدِ خضرا
مری نگاہوں کو ایسا کمال دے ساقی

ہے تیرا اُمتی آنِسؔ ترا غلام آنِسؔ
تو اس کی ڈوبتی کشتی نکال دے ساقی

قلب و نظر کی بستی ویران رہ نہ جائے
طیبہ کی حاضری کا ارمان رہ نہ جائے

اس غم میں زندگی کی بیتا کرے ہیں گھڑیاں
عقبہ سنوارنے کا سامان رہ نہ جائے

اُنظرنا کہہ کے غافل تعظیم کر نبی ﷺ کی
ہاتھوں سے اے مسلماں ایمان رہ نہ جائے

میدانِ حشر یارب حُبِ نبی ﷺ ہو دل میں
اپنے عمل پہ نازاں اِنسان رہ نہ جائے

اتنے کیے ہیں احساں جن کا شمار مشکل
دیدارِ مصطفےٰؐ کا احسان رہ نہ جائے

آنِسؔ کا ہر عمل ہو اُن کی رضا کا طالب
یارب حلق سے اُوپر قرآن رہ نہ جائے

مرے آقا ﷺ ہیں طیبہ میں، یہاں میں
پڑا ہوں اک عجب سے امتحاں میں

میں جا پہنچوں مدینے کی فضا میں
الٰہی دے اثر میری زباں میں

عنایت آپ کی وہ بے کراں ہے
سمائی کب کہاں کس کے گماں میں

سنیں گے تو سنیں گے آپ میری
سنے گا کون میری اس جہاں میں

بجز اندوہ و غم حرماں نصیبی
رکھا ہی کیا ہے میری داستاں میں

نہایت بے کس و مجبور ہوں میں
میرے آقا ﷺ مجھے لے لیں اماں میں

ہیں اِک اِک وصف میں اوصاف اتنے
احاطہ کیا کرے آنِسؔ بیاں میں

زائریں کی گریہ زاری اور ہے
عاشقوں کی بے قراری اور ہے

بارہا آیا ہے طیبہ کا خیال
پر کچھ اب کہ بے قراری اور ہے

اُن کے قدموں میں ہے جینا خوب پر
آرزوئے جہاں سپاری اور ہے

ہے تصور میں مرے زلف سیاہ
کیفیت اس لمحے طاری اور ہے

ہم ہیں شیدائے رسولِؐ ہاشمی
قلب کی دھڑکن ہماری اور ہے

ہے دورونِ دل سدا ان کا خیال
کچھ شریعت ہی ہماری اور ہے

چھوڑ دو آنسؔ کو اس کے حال پر
ورد اس کے لب پہ جاری اور ہے

باعثِ تسکینِ قلب و جاں ہے بس اُن ہی کا در
اُن کے در پر رکھ دیا میں نے سکوں سے اپنا سر

آپ ہی کے نور سے چمکے جہانِ رنگ و بُو
آپ ہی کے نور سے پائیں ضیا شمس و قمر

آپ کے کوچے کا سرمہ جس کو ہو جائے نصیب
اُس کی جانب دیکھتا ہوں رشک سے با چشمِ تر

میں درودوں کے تحائف پیش کرتا جاؤں گا
وہ شہہ خوبانِ عالم مجھ کو بلوائیں اگر

آپ ہیں رحمت سراپا، آپ ہیں خیر البشر
آپ کے قدموں پہ ہے قربان میرا گھر کا گھر

اس نکمے کے ہیں دونوں ہاتھ خالی دیکھ لیں
اپنے دامن میں چھپا لیں اس کو اپنا جان کر

یہ غلام خواجۂ بطحا، یہ آزؔس آپ کا
آپ کی ناموس کی خاطر رہے سینہ سپر

جذبہ خلوص و عشق جو پایا نہ جائے گا
دربارِ مصطفےؐ میں بلایا نہ جائے گا

سرکار دو جہان کی خیرات عام ہے
مجھ کو یقیں ہے مجھ کو بھلایا نہ جائے گا

اپنے تو پا رہے ہیں شب و روز در سے بھیک
دستِ سوال خالی پرایا نہ جائے گا

جس دل پہ ان کی چاہ کی ہلکی سی چھاپ ہو
اُس دِل پہ نقشِ غیر جمایا نہ جائے گا

جب تک نہیں گیا نہ گیا بہرِ حاضری
پہنچا تو واں سے لوٹ کے آیا نہ جائے گا

عصیاں کا بوجھ مجھ کو رُلائے گا اِس قدر
آنکھوں سے آستیں کو اٹھایا نہ جائے گا

کرتا ہوں ریزہ ریزہ بہم جوہرِ خلوص
مجھ کو وہاں پہ لے کے یہ مایا نہ جائے گا

یوں تو مچل رہا ہے کئی سال سے یہ دل
پہلو میں اب کی بار سمایا نہ جائے گا

روضے پہ جا کے حق میں یہ آنسؔ کے عرض ہو
کب تک حضور ﷺ اس کو بلایا نہ جائے گا

بہت میٹھی رسیلی ہیں مرے سرکار کی باتیں
سنو تو سنتے رہ جاؤ مرے سردار کی باتیں

محض باتیں نہیں اُن پہ عمل کر کے دکھایا ہے
بہت سچی کھری ہیں سید الابرار کی باتیں

مرے آقا ﷺ نے اِس کے ماسوا کچھ بھی نہ فرمایا
وہ تھیں غفار کی باتیں، وہ تھیں ستار کی باتیں

وہ جب لب کھولتے تھے منہ سے اُن کے پھول جھڑتے تھے
احادیثِ مقدس ہیں اُسی گلزار کی باتیں

خدا کو اس قدر بھائیں، ہوئیں محفوظ قرآں میں
میانِ صادق و صدیق جو تھیں غار کی باتیں

وہ ٹھہرا لعنتی توہینِ نورِ مصطفےٰ کر کے
مسلماں کیوں سنے شیطان ناہنجار کی باتیں

کہا کرتے تھے عاشق یا رسول اللہ انظر نا
ادب سے خالی ہوتی تھیں فقط کفار کی باتیں

کبھی واللیل فرمایا کبھی والشمس فرمایا
یہ کیا ہیں سب انہی زلفوں کی اور رخسار کی باتیں

ہزاروں سال بھی آنسؔ اگر ان کی ثنا کر لے
نہیں ممکن بیاں ہوں احمدِ ﷺ مختار کی باتیں

مجھ کو بلا لیں در پہ آقا ﷺ اس سے بڑا انعام نہیں
حیف ہے لیکن اَب تک ان کا نام مرے پیغام نہیں

ساقیِ کوثر للہ کرم ہو حالِ دلِ ناگفتہ پر
رات مجھے اب رات نہیں ہے شام مجھے اب شام نہیں

معاف کیا ہے آپ نے بے شک مکہ و طائف والوں کو
آپ تو پیکرِ لطف و کرم ہیں، قہر و ستم کا نام نہیں

ساقیِ کوثر کی الفت میں بے خود بے خود رہتا ہوں
یہ ہی مجھے مسرور رکھے ہے اس سے بڑا اور جام نہیں

اُن کی وِلا سے غافل رہ کر جینا بھی کیا جینا ہے
اس سے بُرا کیا جیون ہوگا اس سے بُرا انجام نہیں

یاد کو اُن کی دل میں بسا کر آٹھ پہر میں جیتا ہوں
یادِ نبی ﷺ سے غافل رہ کر چین نہیں آرام نہیں

راہیِ طیبہ جب تو پہنچے سرورِ دیں کی چوکھٹ پر
کہنا آنسؔ راہ تکے ہے اور کچھ اس کا کام نہیں

اے حاجیو! خُدارا جب تم مدینہ پہنچو
سرکار میں ادب سے میرا سلام کہنا

بعد از سلام کہنا اُمت پہ لطف کیجے
مشکل میں کٹ رہے ہیں یہ صبح و شام کہنا

یہ کہہ کر یاد رکھنا پھر اور کچھ نہ کہنا
کہنا اگر تو اتنا با احترام کہنا

اُمت حضور ﷺ کی ہے دنیا میں کھو گئی ہے
بے خوف پی رہی ہے دُنیا کے جام کہنا

اس میں عمل کی قوت مسدود ہو گئی ہے
طاقوں پہ رکھ دیا ہے رب کا کلام کہنا

آبا کی محنتوں پہ پانی سا پھر گیا ہے
یکسر بدل دیا ہے اپنا نظام کہنا

اِس درجہ گمرہی سے نوبت یہ آ گئی ہے
بدنام ہو رہا ہے رب کا پیام کہنا

اس بے بسی میں لیکن ہے آپ کا سہارا
مولا کرم ہو ہم پر ہو لطفِ عام کہنا

ہوں اسم بامسمّٰہ یارب یہ سب مسلماں
آنسؔ کے دِل کی سُن لیں خیرالانام کہنا

نظر کعبے پہ جاتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے
گھٹا رحمت کی چھاتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

مقدر جن کو لے جائے وہی جاتے ہیں کعبہ کو
لگن دل میں سماتی ہے تو دِل پہ کیا گزرتی ہے

گناہوں کا تصور خود بخود بے چین کرتا ہے
جو آنکھ آنسو بہاتی ہے تو دِل پہ کیا گزرتی ہے

آشکِ سحر گاہی

تھا ویرانہ اکیلی ماں کے ہمراہ ایک بچہ تھا
سعی منظر دہراتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

وہاں سنت براہیمی ادا کرتے میں اے حاجی
چھری جب خوں بہاتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

یہ نعمت چاہِ زم زم کی ملی ہے کس کے صدقے میں
حقیقت یاد آتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

نبی ﷺ کا روضۂ اقدس جمالی شان رکھتا ہے
فضا نورانی چھاتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

ادب اور شوق کا عالم بہت بے چین کرتا ہے
نگاہ چلمن اٹھاتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

سلامِ اُمتی آقا ﷺ سنیں اپنے مواجع میں
یہ دِن قسمت دکھاتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

طواف کعبہ اور میزابِ رحمت چشمۂ رحمت
جب ان کی یاد آتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

تھے دِن بخت وسعادت کے عبادت اور ریاضت کے
گھڑی رخصت کی آتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

بہت خواہش ہے آنسؔ کی اُڑے طیبہ کو جا پہنچے
مگر قسمت رلاتی ہے تو دل پہ کیا گزرتی ہے

منقبت

سبطِ علیؑ سے میرا رشتہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے
دوشِ نبیﷺ کا راکب پیارا، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

کتنی نمازیں کتنے سجدے، کیسے کیسے کرنے والے
آپ کا سجدہ یکتا سجدہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

خُلقِ نبیﷺ ہے بُوئے علیؑ ہے، کرب و بلا کی ہر منزل پہ
خلقِ حسینی اپنا جادا، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

مر گئے مارنے والے کب کے، جیتنے والے ہار گئے
صدق و صفا کا پیکر زندہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

عہد حاضر کے مظلومو، ظلمتِ شب میں عزم حسینیؑ
جگمگ جگمگ روشن تارا، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

صبر تو بس جاگیر تھی ان کی، قربانی ان کی میراث
مشعل آزادیٔ انس ان کا گھرانہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

حُبِ خواجہ بلاتی ہے اجمیر میں
خواہش دِل بر آتی ہے اجمیر میں

کیسا پُر کیف خواجہ کا دربار ہے
ہر گلی جھلملاتی ہے اجمیر میں

نائبِ مصطفےٰ ﷺ جلوہ گر ہیں یہاں
روح تسکین پاتی ہے اجمیر میں

آفتابِ رسالت مدینے میں ہے
اور کرن جگمگاتی ہے اجمیر میں

اُن سے اظہارِ الفت کو خلقِ خدا
فوج در فوج آتی ہے اجمیر میں

ہو قرینہ اگر تو بہ فضلِ خدا
ہر تمنا بَر آتی ہے اجمیر میں

عشقِ خواجہ کے صدقے میں خلقِ خدا
سوئی قسمت جگاتی ہے اجمیر میں

ایک دُنیا ہے آنسؔ جو آتی ہے اور
دل کی دُنیا بساتی ہے اجمیر میں

نگاہِ خاص سے مجھ کو نوازیں
مرے خواجہ مجھے دَر پہ بُلا لیں

بہت بگڑی ہوئی ہے میری حالت
معینِ حق و دیں مجھ کو سنواریں

مرے آقا مرے جد میرے مُرشد
سوائے آپ کے کس کو پکاریں

ہوں میری دھڑکنیں بھی حق کی طالب
سلیقہ مجھ کو جینے کا سکھا دیں

ہیں نائب آپ ہی خیر البشرؐ کے
بنا دیں آپ ہی بگڑی بنا دیں

ہو عشقِ مصطفےٰ ﷺ سامانِ آخر
لگن ایسی مرے دِل کو لگا دیں

ملے گی دولت دیدار اِک دِن
یہ مژدہ آج آنسؔ کو سُنا دیں

نورِ چشمِ مصطفےٰ ﷺ ہیں حضرت آلِ رسول
اور غلامِ مرتضےٰ ؓ ہیں حضرت آلِ رسول

خواجۂ اجمیر کے سجادہ اعظم ہیں یہ
کیسے ذی شان باخدا ہیں حضرت آلِ رسول

جس نے ہندوستاں میں کافور باطل کو کیا
آج پھر اُن کی صدا ہیں حضرت آلِ رسول

حضرت خواجہ معیں کے بے پناہ احسان ہیں
یہ بھی اِک اُن کی عطا ہیں حضرت آلِ رسول

جن کے ذکرِ پاک سے قائم ہے بزمِ چشتیا
یہ وہی صاحب ادا ہیں حضرت آلِ رسول

صبر سے گوشہ نشینی میں گزاری عمر بھر
یعنی راضی با رضا ہیں حضرت آلِ رسول

آنِسؔ ناچیز کیسے کر سکے اُن کی ثنا
نورِ بزم چشتیا ہیں حضرت آلِ رسول

(حضرت دیوان سید آلِ رسول علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے لیے)

نظر جس پہ کی دل کی دنیا بدل دی
بصارت بصارت ہے خواجہ پیا کی

ادھر بھی ادھر بھی یہاں بھی وہاں بھی
حکومت حکومت ہے خواجہ پیا کی

خلیفہ جہاں بھر میں پھیلے ہوئے ہیں
سفارت سفارت ہے خواجہ پیا کی

رہے پیر کامل کی خدمت میں برسوں
ریاضت ریاضت ہے خواجہ پیا کی

حسینی و حسنی
سیادت کی نسبت
نجابت نجابت ہے خواجہ پیا کی

کیا ہند کے کفر گڑھ کو منور
کرامت کرامت ہے خواجہ پیا کی

جو آنِس کو سمجھیں ثنا خوان اپنا
عنایت عنایت ہے خواجہ پیا کی

ہمیں چھوڑ جائیں گے یک بیک نہ تھا مجھ کو یہ تو خیال بھی
وہ کسک لگی ہے دلوں میں اَب نہ مٹا سکیں مہ و سال بھی

وہ جو چشتیت میں عظیم بھی، وہ جو نسبتوں میں عظیم بھی
وہ ولیٔ ہند کے جانشین وہ نبی پاک ﷺ کی آل بھی

وہ نفیس بھی وہ خلیق بھی وہ حلیم بھی وہ شفیق بھی
ہے کرم یہ میرے کریم کا ہے کمال میں یہ کمال بھی

وہ مُرید ہوں کہ وہ مُعتقد، وہ عزیز ہوں یا رفیق ہوں
سبھی مبتلائے فراق ہیں ہیں بجھے بجھے سے نہال بھی

ابھی پوچھنا تھا مجھے بہت ابھی سیکھنا تھا مجھے بہت
ہوا معرفت کا چراغ گل، رہے دل میں کتنے سوال بھی

ہے یقیں ہوں گے وہ حشر میں شہ دو جہاں کے لوا تلے
انہیں عشق اپنے نبی ﷺ سے تھا انہیں تاجِ سر تھے بلالؓ بھی

یہ نویدِ قربِ خدا بھی ہے یہ نوید قرب نبی ﷺ بھی ہے
کہ ''غریقِ حُبِّ محمدی ﷺ'' میں نہاں ہے سالِ وصال بھی

ہو قبول آنسؔ خستہ کی بہ طفیل خواجہ معین دُعا
چلیں اُن کے نقشِ قدم پہ اب سبھی ان کے اہل و عیال بھی

(بحضور قبلہ دیوان سید آلِ مجتبےٰ علی خاں رحمۃ اللہ علیہ)

دمِ رُخصت زباں پر ورد تھا آیاتِ فتح کا
دل اطہر پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

اُٹھیں تھیں آندھیاں دل میں کہ جب جب طیبہ یاد آیا
پہ اُس صرصر پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

لگن خواجہ کے پہلو کی بہت تڑپایا کرتی تھی
دِل دلبر پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

کسک سی دل میں اُٹھتی تھی جو یاد آتے ابا جی
پر اس اخگر پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

عظیم المرتبت دیوان آلِ مجتبےٰ کا گھر
مبارک گھر پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

وہ در جس در سے مخلوق خدا تسکین پاتی ہے
اور اب اُس در پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

تمامی عمر اوراد و وظائف دل کی تسکیں کو
دلِ مضطر پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

کہاں ممکن ہے اے آنسؔ کہ اُس محبوب کو بھولیں
مگر گھر بھر پہ بالآخر سکینہ ہو گیا نازل

([illegible] کے لیے)

میں کیوں خوش خوش نہ اُٹھ بیٹھوں نسیم صبح آئی ہے
نسیمِ صبح آئی ہے یہ مژدہ ساتھ لائی ہے

اٹھو تیار ہو جاؤ کہ بس اَب آنے والے ہیں
دیارِ قدس کے مہماں سعادت حج کی پائی ہے

نہایت عزت و توقیر سے گھر لاؤ اب ان کو
بہت ہی محترم سی خاک ان کے ساتھ آئی ہے

دعائیں اِن سے کروالو بلند اقبال ہیں دونوں
جہاں پہ نور برسے ہے وہاں ان کی رسائی ہے

نجیب اپنے مقدر پر بہت ہی آج شاداں ہے
کہ میرے آن بھی حاجی اور حاجی میرا بھائی ہے

(آلِ نجیب کی فرمائش پر ان کے والد بزرگوار اور بھائی جان کی حج بیت اللہ سے واپسی پر)

یہ حج کی ساعتیں پانا مبارک ہو مبارک ہو
خدا کے گھر کو دیکھ آنا مبارک مبارک ہو

بجز اُن کی عنایت کے وہاں تک کون پہنچا ہے
عنایت ان کی ہو جانا مبارک ہو مبارک ہو

چچا ابا مبارک ہو سعادت حج کی پائی ہے
حبیبی حج سے ہو آنا مبارک ہو مبارک ہو

ہے طیبہ وہ جگہ جس جا قدم رُک رُک کے بڑھتا ہے
قدم رُک رُک کے بڑھانا مبارک ہو مبارک ہو

وہاں پر کیفیت دل کی عجب پُر لطف ہوتی ہے
وہ کیفیت تو دُہرانا مبارک ہو مبارک ہو

وہاں ہر سمت رحمت ہے وہاں ہر سمت برکت ہے
غرض رحمت میں گھر جانا مبارک ہو مبارک ہو

بتاؤں کس طرح کتنی خوشی ہے آج ہم سب کو
نبی ﷺ کا دَر پہ بلوانا مبارک ہو مبارک ہو

خدا کا شکر ہے رکھا بخیر و عافیت اُس نے
بخیر و عافیت آنا مبارک ہو مبارک ہو

با اُمید کرم ہستم کرم کُن یا رسول اللہ
میری یہ عرض پہچانا مبارک ہو مبارک ہو

نظر آ جائیں جیسے ہی مسافر تم کو طیبہ کے
تو آنسؔ جھوم کر گانا مبارک ہو مبارک ہو

(بہ موقع واپسی از حج بیت اللہ شریف چچا ابا اور برادرم آل حبیب)

گرچہ "حافظ" کہہ گئے دِل کو لگتی ایک بات
مر گیا گر نوے سالہ شخص تو کیا ہے عجب
ہے بہت افسوس کی جا، گر مرے مردِ جواں
میں تو یہ حیران ہوں کہ ہو گیا اِک سال بھی
اُٹھتی ہے اک ٹیس سی اس دل میں اب بھی بار بار
آتا ہے جب کہ خیال، دیوان آلِ مجتبےٰ
پردہ فرما کر ہوئے ہیں خاک گلشن میں نہاں
ہو نہ ہو یہ ہی سبب ہے یاد جو آتے ہیں وہ

یاد ہی آتے نہیں ہیں دل کو تڑپاتے ہیں وہ
وہ تھے اس پیرانہ سالی میں بھی وہ مردِ جواں
حوصلے ان کے جواں تھے، ہمتیں ان کی جواں
عظمتیں ان کی جواں تھیں رفعتیں ان کی جواں
الفتیں ان کی جواں تھیں دلبری ان کی جواں
شخصیت ان کی جواں تھی دلکشی ان کی جواں
تھی تلاوت بھی جواں اور تھیں نمازیں بھی جواں
کل عبادت تھی جواں اور تھی خدا خوفی جواں
غرض اک اک وصف ان کا جب کہ تھا رشک جواں
ہر نظر آ کر ٹھہرتی تھی رخ پُر نور پر
ایسے عالم میں وہ جب اس دارِ فانی سے چلے
دِل بہت تڑپا کیا اور آنکھ سے دریا بہے

(حضرت دیوان سید آلِ مجتبےٰ علی خاںؒ کی پہلی برسی پر)

کربلا۔ ایک کتابِ زندگی

حسینؓ ابن علیؑ تم کو امامت کیوں نہ زیبا ہو
پسر شیرِ خدا کے ہو نبیﷺ کی گود کے پالے
ہمیں جینا سکھانے کو ہمیں مرنا سکھانے کو
حسینؓ ابن علیؑ تم نے کتاب زندگی لکھ دی
بہتّر باب لکھ ڈالے کتابِ زندگانی کے
اور ہر اِک باب لکھا ہے لہو کی روشنائی سے
سفر طیبہ سے کربل تک تھا گویا اس کا دیباچہ
اسی دیباچے میں لکھے جواز اور اہمیت اس کی
حقیقی زندگی کا رمز سمجھاتا ہے دیباچہ
موثر دلنشیں پُر درد لہجہ میں یہ سمجھایا

حقیقی زندگی سے کس طرح سے پیار کرتے ہیں
حقیقی زندگی کی کس طرح سے آرزو کیجے
حقیقی زندگی پانے کے کیا امکان ہوتے ہیں
وہ جس کو دنیا والے موت سے تعبیر کرتے ہیں
حقیقت اس کی کیا ہے اور اس میں کیا حلاوت ہے
لُٹا کر گھر کا گھر راہِ خدا میں ہم کو سمجھایا
شجاعت زندہ رہتی ہے صداقت زندہ رہتی ہے
صداقت ہو تو کیا غم ہے صداقت ہو تو کیا ڈر ہے
رضا اللہ کی مطلوب ہو تو سر بھی حاضر ہے
نبی ﷺ کے دین کی خاطر یہ سب گھر بھر بھی حاضر ہے
حسینؓ ابنِ علیؓ گل گوں قبا کے سر نے نیزے پر
حیات جاودانی کے نہاں اسرار کھولے تھے
علی اصغرؓ کی قربانی بظاہر باب چھوٹا تھا
مگر وہ رمز ہیں اس میں حیات جاودانی کے
اگر ان کی شرح کیجے بجائے خود کتاب ہوگی
حلق میں تیر چبھ جائے جو اِک معصوم بچے کے

نہ جھکنا ہے نہ دبنا ہے نہ ہی مقصد سے ہٹنا ہے
ہیں استقلال کے عملی نمونے اس شہادت میں
جنابِ حُر کا کل قصہ بجائے خود نصیحت ہے
صداقت کا اثر دل پر بہ توفیقِ الٰہی ہے
معافی کی طلب کیا ہے معافی کیسے ملتی ہے
معافی کا اثر کیا ہے معافی کا صلہ کیا ہے
علی اکبرؓ کی صورت میں شجاعت ہی نہ سکھلائی
یقیں، ایثار، الفت کا ہمیں مفہوم سمجھایا
علی اکبرؓ نے یوں مانگی اجازت جاں فروشی کی
کہ گویا ہم کو سمجھایا اطاعت کس کو کہتے ہیں
دکھا کے ہم کو جو ہر معرکۂ حق و باطل میں
بتایا حق پہ ہو انساں تو قوت دیتا ہے مولا
پیاسا دیکھ کر پیاروں کو دل پر کیا گزرتی ہے
کوئی عباسؓ کو دیکھے کوئی عباسؓ سے پوچھے
کٹائے دونوں بازو اور وفا کے معنی سمجھائے
علَم کی اہمیت کیا ہے کوئی عباسؓ سے پوچھے

جناب بی بی زینبؑ کا کتاب زندگانی میں
بجا ہے باب آخر ہے مگر حاصل ہے کربل کا
کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ جنگ مردوں کا حصہ ہے
خطابت اور جرأت کیا فقط مردوں کے جوہر ہیں
نہیں ہرگز نہیں ایسا نہیں ہرگز نہیں ایسا
جناب بی بی زینبؑ کا عمل اور قول سکھلائے
کہاں عورت کو چھپنا ہے کہاں بے باک ہونا ہے
جری خاتون زینبؑ نے بھرے دربارِ باطل میں
یزیدیت کے چہرے سے سیاہ پردہ اٹھایا تو
ہمیں دراصل سمجھایا حقیقی موت کیا شے ہے

دُعا

مری یہ اِک دعا سُن لے بہت جلدی خداوندا
ترے بے پایاں احسانوں میں اک احسان یہ ہوگا
مجھے تو اس دیارِ رحمتِ عالم میں پہنچا دے
یہ چاہتا ہوں سناؤں حالِ دل میں آپ ہی اپنا

آخری دعا

جب کہ دنیا سے کوچ ہو آنسؔ
آخری یہ دُعا ہماری ہو
دِل میں الفت رہے محمد ﷺ کی
اللہ اللہ لب پہ جاری ہو

